سوال

کے خلاف 86 پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام کا خلاف ترتیب قرآن پڑھنا تقدیم وتاخیر سے درست ہے یا نہیں؟ اور فرض نمازوں میں کبھی ایک مرتبہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثناء سورتوں سے متفرق رکوعات کا پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو آج کل پوری سورتیں نہ پڑھنا اور صرف درمیان سورۃ سے یا اول آخر سورۃ سے پڑھنا بد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہ 107،106

الجمع بین السورتین فی رکعۃ بالخواتیم وبسورۃ قبل سورۃ وباول سورۃ»

یعنی امام بخاری نے باب باندھا ہے کہ وہ سورتیں ایک رکعت میں یا سورتوں کے اخیر کی آیتیں یا موجودہ ترتیب کے خلاف سورتوں کا پڑھنا یا سورتوں کی پہلی آیتوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ب اس کے دلائل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جائزہ ملاحظہ ہو:

ں رضی اللہ عنہ کان رجل من الانصار کان یومہم فی مسجد قباء الحدیث»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مسجد قباء میں امامت کرواتا سورۃ فاتحہ کے بعد پہلے قل ہو اللہ پڑھتا بعد کوئی سورۃ ملاتا۔ اس پر اس کی قوم ناراض ہو کر اسے کہنے لگی تم قل ہو اللہ احد پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ایک اور سورۃ ملاتے ہو یہ ٹھیک نہیں۔ یا تو صرف قل ہو اللہ احد پڑھا کرو یا قل ہو اللہ احد پڑھنا

ضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

ا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عمرو بن مرۃ قال سمعت اباوائل قال جاء رجل الی ابن مسعود فقال قرأت المفصل اللیلۃ فی رکعۃ فقال ہذا کہذا الشعر عرفت النظائر التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینہن فذکر عشرین سورۃ من المفصل سورتین فی کل رکعۃ»

حدیث بیان کی آدم شعبہ سے۔ اس نے عمرو بن مرہ سے کہا۔ عمرو بن مرہ نے سنا میں نے اباوائل سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں نے آج کی رات ایک رکعت میں مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پڑھنا

سورتوں کی تعیینابی داؤد جلد اولی ص 414

لاسود قالا اتی ابن مسعود رجل فقال انی اقرأ المفصل فی رکعۃ فقال ہذا کہذا الشعر ونثرا کنثر الدقل لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر سورتین فی رکعۃ والنجم والرحمان فی رکعۃ.................... واقتربت والحاقۃ فی رکعۃ والطور والذاریات فی رکعۃ واذا وقعت والنون فی رکعۃ وسأل سائل والنازعات فی رکعۃ وویل للمطففین وعبس فی رکعۃ والمدثر والمزمل فی رکعۃ وہل اتیک ولا اقسم بیوم القیامۃ فی رکعۃ وعم یتساءلون والمرسلات فی رکعۃ والدخان واذا الشمس کورت فی رکعۃ قال ابوداؤد وہذا

یعنی علقمہ اور اسود فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ میں ایک رکعت میں مفصل پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مثل شعر گوئی کے ہے۔ اور مثل گرنے ردی سوکھی کھجوروں کے ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتیں مقدار میں برابر کی ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ س

کہا ابوداؤد نے یہ عبداللہ بن مسعود کے مصحف کی بنا پر ہے۔

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ دو سورتوں کا جمع کرنا ایک رکعت میں دوسرا یہ کہ موجود ترتیب قرآنی کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہوا کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی طرح اپنے مصحف میں جمع کردیا۔

کا ثبوت 2

دہ فیمن یقرأ بسورۃ واحدۃ فی رکعتین اویردد سورۃ واحدۃ فی رکعتین کل کتاب اللہ عزوجل»

یعنی قتادہ نے کہا کہ جو شخص ایک سورۃ دو رکعتوں میں پڑھے یا ہر رکعت میں وہی سورت پڑھے (جائز ہے) کیونکہ ہر ایک سورۃ میں کتاب اللہ ہی کا پڑھنا ہے۔ وجہ استدلال یوں ہے کہ جب ایک سورۃ کو دو رکعتوں میں آدھا آدھا کرکے پڑھے گا تو لامحالہ اخیر کی رکعت میں سورۃ کا اخیر ہوگا۔ جب ایک رکعت میں ایک س

ترتیب 3

رَالاحنف بالکہف فی الاول وفی الثانیۃ بیوسف اویونس وذکر انہ صلی مع عمر الصبح بہما»

۔ بن قیس نے پہلی رکعتوں میں سورۃ کہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا یونس (شک راوی) پڑھی۔ اور ذکر کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح یعنی پہلی رکعت میں سورۃ کہف اور دوسری میں یوسف یا یونس پڑھی لہذا موجودہ ترتیب کے خلا

اس پر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ترتیب نہ تھی اس لیے جائز تھی۔ اب جائز نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عدم جواز کی کیا دلیل ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ عدم جواز کی دلیل نہ تو قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔ اگر قرآن وحدیث میں ترتیب عثمانی کے وجوب کی دلیل اللہ

نمبر 4 کی دلیل یعنی رکعتوں میں سورتوں کی پہلی آیتوں کا پڑھنا:

للہ ابن السائب قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وہارون او ذکر عیسیٰ اخذتہ سعلۃ فرکع وقرأ عمر فی الرکعۃ الأولی بمائۃ وعشرین من البقرۃ وفی الثانیۃ بسورۃ من الثانی وقرأ ابن مسعود باربعین اٰیۃ من الانفال وفی الثانیۃ بسورۃ من المفصل۔»

یعنی عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ مومنون پڑھی جب آپ ثم ارسلنا موسیٰ اخاہ ہارون ویا جعلنا ابن مریم وامہ پر پہنچے تو آپ کو کھانسی شروع ہوگئی پس رکوع کیا۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں انفال کی چالیس آیتیں اور دوسرہ

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، قراءت کا بیان، ج2ص142

محدث فتویٰ